نے حافظ صاحب سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پسماندگان کے لیے صبر جمیل اور مرحومہ کے لیے بخشش کی دعا کی۔

حافظ اسعد محمود سلفی کو صدمہ (والدہ محترمہ وفات پا گئیں)

جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ، حکیم محمود احمد سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی بہو 30 جولائی 2017ء بروز اتوار گوجرانوالہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔مرحومہ ایک علمی خاندان کی فرد فرید تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں نیکی، تقویٰ، پرہیز گاری، اور صالحیت کی خوبیوں سے خوب نوازا تھا۔ اس لحاظ سے آپ بہت خوش نصیب خاتون ہیں کہ آپ کے خاوند محترم حکیم محمود احمد سلفی رحمۃ اللہ علیہ ممتاز عالم دین، بہترین خطیب اور متقی پرہیز گار انسان تھے اور آپ کے بیٹے حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ تعالیٰ بھی ماشاء اللہ قرآن وحدیث کے مبلغ وداعی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے موثر خطیب اور مخلص مومن مسلمان ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں حافظ اسعد محمود صاحب نے خود پڑھائی جس میں علماء کرام، دینی مدارس کے طلباء اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جامعہ سلفیہ سے بھی اساتذہ وطلباء کا ایک وفد شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، چودھری محمد یلیین ظفر پرنسپل جامعہ کی قیادت میں نماز جنازہ میں شریک ہوا اور لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے خصوصاً حافظ اسعد محمود صاحب کے لئے خصوصاً صبر جمیل اور مرحومہ کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

اللھم اغفرلھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا

جہان تازہ

ف۔ر۔ی

’’منی ٹریل‘‘ (Money Trail)

اللہ تعالیٰ کا نظام قدرت ہے کہ اللہ کریم انسان کو اس دنیا میں مختلف انداز سے آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کی فکر کرنے اور اس کی تیاری کرنے کے لیے سمجھاتے رہتے ہیں اور کئی ایک نصیحت اور عبرت آموز واقعات سے اس غافل ہوئے انسان کو یاددہانی کرواتے رہتے ہیں حال ہی میں پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پیش آنے والے انوکھے واقعہ کہ ’’ایک رائج الوقت حکمران مالی کرپشن کے جرم میں وزارت عظمیٰ سے محروم کردیا گیا‘‘۔ میں کئی ایک عبرت کے سامان موجود ہیں۔اور میاں نواز شریف کے اس سوال کہ ’’مجھے کیوں نکالا گیا‘‘ کے ان کے عقیدے وعمل اور انداز حکمرانی کی روشنی میں کئی ایک جواب موجود ہیں۔لیکن میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک کی روشنی میں ان لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جو آج آخرت کے حساب سے بے فکر ہو کر مال کمانے اور اسے خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر صرف اور صرف مال و دولت اکٹھا کرنے میں مگن ہیں۔کوئی شبہ نہیں کہ یہ دنیا بڑی سرسبز اور میٹھی ہے لیکن میرے دوستو! آخرت کا حساب اور اس دولت کی ’’منی ٹریل‘‘(Money Trail) اس سے کہیں زیادہ مشکل، دشوار اور پریشان کن ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ’’کوئی شخص بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکے گا جب تک اللہ تعالیٰ کے پانچ سوالوں کا جواب نہیں دے گا‘‘

(۱) تجھے جو زندگی دی تھی اسے کہاں صرف کیا؟۔(۲) جوانی کیسے گذاری؟(۳) تیرے پاس جو مال تھا تو نے کیسے اور کہاں سے کمایا؟۔(۴) اور پھر اس مال کو خرچ کہاں پر کیا؟۔(۵) تیرے پاس جو علم تھا اس پر کس حد تک عمل کیا؟‘‘ یہ پانچ سوال ہیں اور ان میں سے دو سوال صرف مال کے متعلق ہیں اسے کمایا کیسے اور خرچ کہاں کیا۔؟ اب اگر کسی نے کمایا ہی ناجائز طریقے سے رشوت، سود، جھوٹ، فراڈ، چوری، ڈاکے یا چھینا جھپٹی کے ذریعے ہوگا تو وہ تو پہلے سوال پر ہی پھنس جائے گا۔اس لیے ان لوگوں کو سوچنا چاہیے جو اپنے اختیارات اور تعلقات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مال کو اپنے اور اپنی اولاد کے لیے حاصل کرلیتے ہیں جو ان کا حق نہیں تھا تو قیامت کے دن انہیں اس کی ’’منی ٹریل‘‘(Money Trail) تو دینا ہوگی۔دور نہ جائیں ہم اپنے قوم قبیلے کی بات کرلیتے ہیں آج کتنے لوگ ہیں جو فرضی مدارس کے نام پر چندہ جمع کرتے ہیں اور پھر اس کی تقسیم اپنے ہی بہو، بیٹیوں اور گھر والوں میں کردیتے ہیں کہ کوئی ناظم ہے تو کوئی مدرس، کوئی معلمہ ہے تو کوئی ناظمہ۔جب کہ حقیقت میں نا تو کسی مدرسے کا وجود ہوتا ہے اور نہ ہی تعلیم و تدریس کا کوئی نام و نشان۔مجھے ایک دفعہ اپنے جامعہ کے چند اساتذہ وطلبہ کے ساتھ لاہور سے ملتان کے درمیان جی ٹی روڈ پر ایک بہت بڑے مدرسے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔جس میں تعلیم و تدریس کا کوئی انتظام نہیں تھا۔لیکن اس کی فائلیں ہر ماہ تیار کرکے طلبہ اساتذہ کے اخراجات اور تنخواہیں باقاعدہ وصول کی جارہی تھیں۔وہاں دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی ایک صاحب اس مدرسے کی مسجد کے خطیب و امام و

ترجمان الحدیث

یہ جہان تازہ

موذن یعنی مکمل ذمہ دار تھے۔ان کی تنخواہ تین ہزار روپے تھی جبکہ ایک دوسرا آدمی تھا جو کبھی کبھار چکر لگاتا اور پودوں وغیرہ پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیتا تھا۔اس کی تنخواہ چار ہزار تھی۔ میں نے جب اس فرق کی وجہ جاننا چاہی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جو مالی ہے اور پودوں کی دیکھ بھال کرتا ہے وہ ''مدیر صاحب'' کا رشتہ دار ہے۔اور یہ جو تمام ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ یہ بے چارہ مسکین ہے۔اس کا ''صاحب'' کے ساتھ کوئی تعلق نسبی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ''تگڑی'' سفارش ہے۔

اس طرح ایک مدرسے کے ''مدیر صاحب'' کے متعلق کسی نے بتایا کہ کسی ''صاحب خیر'' نے اسے دو لاکھ روپیہ دیا کہ اپنے ادارے کے دو اساتذہ کی کفالت میرے ذمہ ڈال دو تو انہوں نے اپنے ہی بیٹے کا نام بدل کرا سے دو استاد ظاہر کر کے دونوں لاکھ اپنے بیٹے کی جیب میں ڈال دیے (یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بیٹے کا نام بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کی ولدیت بھی تبدیل کی تھی یا نہیں)؟۔(انا للہ وانا الیہ راجعون) قارئین ذی وقار! ایسی سینکڑوں مثالیں میرے اور آپ کے سامنے ہیں لیکن افسوس کہ ہم آخرت کے یوم حساب سے غافل صرف دنیا کے لالچ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میاں نواز شریف اور ان کے خاندان کو عدالت کے روبرو بٹھا کر کائنات کے لوگوں کو یہ سبق دے دیا ہے کہ کوئی شخص اقتدار و اختیار اور شہرت کی بلندیوں تک ہی کیوں نہ پہنچ جائے وہ احتساب سے مستثنیٰ نہیں اور پھر یہ تو دنیا کا احتساب ہے جہاں انسان جھوٹ بول کر اور حقائق کو چھپا کر بچنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی بچ بھی جاتا ہے لیکن قیامت کے دن اس علیم و خبیر ذات کے سامنے انسان کیسے اپنے جرائم کو چھپا سکے گا جہاں اس کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔اس لیے میری ان تمام حضرات سے گذارش ہے جن کا تعلق مذہب سے ہے یا دنیا کی سیاست سے وہ کاروباری ہیں یا معاشرے میں کوئی اور حیثیت رکھتے ہیں کہ اپنے معاملات خصوصاً مالی معاملات کو درست کیجئے آخرت میں تمہاری کوئی تاویل تمہیں سہارا نہیں دے سکے گی اور نہ ہی کوئی رشتہ اور دوستی کام آئے گی۔اس لیے آئیے اب موقعہ ہے کہ اپنی اصلاح کر لیں اور آخرت کے لیے مکمل تیاری کر لیں اپنی ''منی ٹریل'' (Money Trail) تیار رکھیں۔تاکہ قیامت کے دن کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کی فکر اور تیاری کرنے کی توفیق فرمائے۔اور مال کے متعلق دوسرا سوال تو ابھی باقی ہے کہ اسے خرچ کہاں کیا تھا لیکن اگر کمانے والے سوال میں ہی پھنس گئے تو پھر چھٹکارا کیسے ہوگا وہاں تو کوئی جی ٹی روڈ بھی نہیں ہوگا جس پر انسان جھوٹ فریب اور غلط بیانی سے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی بول سکے۔

اس لیے ہمیں اس دنیا میں ہی اپنے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر اپنی آخرت کو سنوارنا چاہیے اور اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپناتے ہوئے اپنی اخروی اور ہمیشہ کی زندگی کی بہتری کے لئے سامان کر لینا چاہیے۔کہ قرآن و حدیث اور خلفائے راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے واقعات صرف سنانے کے لیے ہی نہیں بلکہ اپنانے کے لیے بھی ہیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین